Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 23- اپریل 1999ء - 6 محرم الحرام 1420 ہجری - 23- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 90

سچے مومن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں۔ نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے بڑے درجات اور بخشش اور معزز رزق ہے۔ (انفال 3 تا 5)

ان کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید کی شہادت پر

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے قرارداد تعزیت

صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس خاندان حضرت مسیح موعود کے پہلے شہید مکرم مرزا غلام قادر احمد صاحب ابن مکرم مرزا مجید احمد صاحب کی المناک شہادت پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ 1962ء میں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ربوہ اور ایبٹ آباد پبلک سکول میں حاصل کی۔ ایف ایس سی کے امتحان میں پشاور بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ تشریف لے گئے۔ جہاں جارج میسن یونیورسٹی سے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنسز کرنے کے بعد اپنے عہد وقف زندگی کو پورا کرنے کے لئے پاکستان تشریف لے آئے اور مرکز سلسلہ ربوہ میں نظام وصیت' دعوت الی اللہ' خلافت لائبریری' امور عامہ' وقف نو' وکالت مال اول' فضل عمر ہسپتال وغیرہ میں کمپیوٹر کا نظام متعارف کیا اور اس نظام کے بانی مبانی ٹھہرے۔

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے بانی چیئرمین اور سرپرست بھی تھے۔ یہ ایسوسی ایشن جو 1997ء میں قائم ہوئی تھی آپ کی سرپرستی اور آپ کے زیر انتظام اپنی تین سالانہ کنونشنز بھی منعقد کر چکی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ آپ کی قیادت میں مضبوط بنیادوں پر قائم اور جماعتی خدمات بجا لا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرزا غلام قادر شہید مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں مہتمم مقامی' مہتمم مال اور مہتمم تجنید کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ نیز ربوہ کے سیکرٹری وقف نو کے طور پر آپ نے تقریباً ساڑھے تین ہزار واقفین نو بچوں کو محلوں کی سطح پر منظم کیا۔ ان کا کمپیوٹر Data تیار کیا۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے خصوصی جدوجہد کی جس کے تحت ربوہ کے تمام محلہ جات کے واقفین نو کے لئے باقاعدہ کلاسز کا اہتمام کیا اس کے ساتھ آپ نے واقفین نو بچوں کو غیر ملکی زبانیں سکھانے کے لئے ادارہ کا قیام بھی کیا۔ اس ادارہ میں اللہ کے فضل سے 80 سے زائد واقفین نو 5 غیر ملکی زبانیں سیکھ رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں آپ کے زیر انتظام ربوہ کے واقفین نو کے مقابلے پہلے محلوں کی سطح پر اور پھر ربوہ کی سطح پر منعقد ہوئے تھے۔ الغرض صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نہایت محنتی اور خاموش طبع کارکن تھے۔ اور جو کام ان کے سپرد ہوتا تھا کمال اخلاص اور بے لوث خدمت کے جذبہ کے ساتھ بجالاتے تھے۔

14- اپریل 1999ء کو مرزا غلام قادر مرحوم کو ایک گہری سازش کے تحت چند خطرناک مجرموں نے اغوا کیا ان کا منصوبہ جماعت احمدیہ کو ملک گیر فسادات میں ملوث کرنا تھا۔ صاحبزادہ مرزا غلام قادر نے جان کی بازی لگا کر دشمن کا یہ منصوبہ ناکام بنا دیا۔ وہ آخر دم تک ان خطرناک مجرموں کے خلاف جدوجہد کرتے رہے۔ اس دوران ان پر سخت تشدد ہوا۔ اور شدید جسمانی اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے ہمت نہیں ہاری' اور بالآخر جان کی قربانی دے کر ہزاروں بلکہ لاکھوں احمدیوں کی زندگیوں کو بچانے کا باعث ہوئے۔ اور اپنے اخلاص اور وفا سے سلسلہ کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کا ذکر 16- اپریل کے خطبہ جمعہ میں نہایت محبت سے کیا اور اپنے دور کے شہداء میں صاحبزادہ غلام قادر صاحب کو نمایاں اور بلند مقام کا حامل قرار دیا۔ اور فرمایا کہ اس کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر روشن ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ زندہ باد غلام قادر شہید پائندہ باد۔ صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد براہ راست حضرت مسیح موعود کی تیسری نسل سے تھے۔ آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پوتے اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کے بیٹے ہیں۔ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور دخت کرام حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں۔ حضور انور نے مرزا غلام قادر صاحب سے اپنے اس رشتہ کا بھی ذکر فرمایا کہ میری ہمشیرہ امۃ الباسط اور سید میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی نصرت جہاں ان کی اہلیہ ہیں۔ مرحوم نے اپنی بیگم ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اس المناک سانحہ اور قومی صدمہ کے موقع پر ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح صاحبزدی امۃ الناصر نصرت صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب' صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ' صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود اور جماعت کے تمام افراد سے گہرے قلبی جذبات غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہر چند کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہیں۔ مگر ہم اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے اعزہ و اقارب کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور ان کی بیگم اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور اس جماعتی نقصان کی تلافی کے خود سامان فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان

محرم کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود بھیجیں

محرم کی دردناک کہانی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا حقیقت افروز بیان:-

"ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم اور ہمارے بھائی مبارک احمد کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا **یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔**

اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے دل بہت بے چین ہو رہا تھا"**

(سیرت طیبہ صفحہ 42-43۔ تقریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جلسہ 1959ء ناشر شعبہ نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

وقف جدید کی اہمیت کو سمجھیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک (وقف جدید) کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔

(الفضل 17- فروری 1960ء)

مرسلہ۔ ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر17

تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل 17 اپریل 1999ء

امانت داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَلَہٗ

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 154)

جس کو امانت کی ادائیگی کا احساس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔ اور جس میں ایفائے عہد کا خلق نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

پس بعض دفعہ سچے آدمیوں سے بھی یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ بات کرتے کرتے' کہانی کو سجانے کی خاطر کبھی ایسی بات بھی کہہ دیتے ہیں جو اس کہانی کا حقیقی حصہ نہیں ہوتا تو اس کے نتیجے میں اس شخص کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا مگر جو عادتاً سچا ہو اس سے ایسا واقعہ شاذ کے طور پر سرزد ہوتا ہے اور وہ بھی عمداً نہیں۔ عادتاً سچے کے اندر مستقلاً" جھوٹ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی اور یہ وہ پہلو ہے جس سے اگر ہم اپنے آپ کو پرکھیں تو معلوم ہو گا کہ ہم میں بہت کم ایسے ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کی اس تشریح کے مطابق سچے کہلا سکتے ہیں۔

پس سچا بننے کی کوشش کرو اور یہ بہت مشکل کام ہے اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے اور بہت نفس کے تجزیہ کی ضرورت ہے۔ انسان اکثر غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے اور تجزیے سے کام نہیں لیتا حالانکہ کوئی حقیقت بھی دراصل حقیقت نہیں ہوتی۔ اکثر حقیقتیں خیال ہوتی ہیں انسان سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت ہے' وہ حقیقت نہیں ہوتی۔ اس کا اگر پوری طرح احساس ہو جائے کہ بسا اوقات انسان ساری زندگی دھوکے کی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اور وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ میری زندگی ایک حقیقی زندگی ہے اگر اس کا پوری طرح احساس ہو جائے تو ہر لمحہ انسان باشعور ہو جائے گا' ہر لمحہ انسان بیداری کے ساتھ اپنی باتوں کو پرکھتا رہے گا اور جائزہ لیتا رہے گا یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعے انسان کو اپنی پہچان ہو سکتی ہے اور اسی کا نام عرفان ہے۔ کوئی شخص بھی اگر اپنا عرفان نہیں رکھتا یاد رکھیں کہ اسے اللہ کا عرفان بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس یہ تمام مضمون ایک دوسرے سے متعلق ہیں اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

تو پہلی نصیحت تو آج کے خطبے میں یہی ہے کہ اپنے نفس کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کرو اور یہ عرفان رفتہ رفتہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایک دن یا دو دن کا کام نہیں' مہینوں اور سالوں کا کام بھی نہیں ہے۔ آپ اپنے اوپر یہ تجربہ کر کے تو دیکھیں جب بھی آپ روزانہ اپنی باتوں کا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان میں سے بہت سی باتیں خیالی تھیں اور فرضی تھیں۔ پس سارا دن یہ محاسبہ ہونا چاہئے' سارا دن انسان کو اپنی باتیں الٹ پلٹ کر دیکھتے رہنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی اس نصیحت کے مطابق اپنے اوپر بارہا تجربہ کیا ہے۔ اور روز اسی تجربے میں زندگی گذرتی ہے۔ اور بسا اوقات باوجود پوری کوشش کے میں دن کی باتوں کا جائزہ لیتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں بھی بعض بے حقیقت باتیں تھیں' خالی باتیں تھیں جو میں سمجھ رہا تھا کہ ٹھیک ہیں مگر گہرے تجزیے سے وہ درست نہیں نکلتیں۔

پس اس میں آپ کا اور میرا کوئی فرق نہیں۔ آپ بھی اسی راہ کے سالک ہیں جس راہ کا میں سالک ہوں اور ہدایت کی تلاش میں جس طرح آپ رواں دواں ہیں ویسے ہی میں بھی ہوں اور آنحضرت ﷺ نے جو ہدایت بخشی ہے اس میں ہم سب مخاطب ہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہیں اور میں نہیں' میں ہوں تو آپ نہیں لیکن فرق یہ ہے کہ کوئی چلتے چلتے زیادہ آگے نکل گیا ہے' کوئی ابھی پیچھے ہے اور اسے بہت سفر طے کرنا ہے مگر سفر طے کرنا شروع کر دیں تو پھر ہی طے ہو گا۔ اگر طے کریں گے ہی نہیں تو کیسے سفر طے ہو گا۔ پس تھوڑا یا زیادہ' کچھ آہستہ کچھ تیز' کوشش کریں کہ یہ سفر جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے راہنمائی فرمائی ہے اسے ہم روزانہ کچھ نہ کچھ طے کریں۔ کوئی دن ہم پر ایسا نہ گذرے جب ہم یقین نہ کر لیں کہ آج ہم نے ایک دو قدم اور بڑھا لئے ہیں۔ اگر یہ شروع کر دیں تو پھر یہ جماعت ایک جماعت بن جائے گی اور اس کے بغیر یہ افراد میں بٹی ہوئی ہو گی' جماعت نہیں بن سکتی کیونکہ جماعتیں اکٹھی چلتی ہیں۔ اور اکٹھی چلنے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ہی شخص کے وجود کی طرح ایک ہی جسم میں سمٹ جاتی ہیں۔ جماعتیں جب چلتی ہیں تو اکٹھی اس طرح چلتی ہیں کہ ایک امام کے پیچھے چلتی ہیں وہ آگے ہوتا ہے اور ان کا جلوس بعض دفعہ بہت لمبا پیچھے چل رہا ہوتا ہے۔ لیکن چلتی اسی سمت میں ہیں اس کو اکٹھا چلنا کہتے ہیں۔ اکٹھا چلنے کا یہ مطلب نہیں کہ سمٹ کے ایک دوسرے سے جڑ جڑ کے تو اتنا سمٹ جاتے ہیں کہ گویا ایک ہی وجود بن جاتے ہیں یہ درست نہیں ہے' اکٹھے کا یہ بھی مفہوم ہوتا ہے اور یہ بھی مفہوم ہے جو میں بیان کر رہوں کہ ایک ہی سمت پر چلیں اور کوشش کریں کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔ اس کوشش میں کچھ کمزور ہیں جو پیچھے رہ جائیں گے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جن کو صلاحیتیں ہی نہیں ہیں کہ وہ زیادہ آگے بڑھ سکیں مگر کوشش ضروری ہے۔ پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کا یہ فرمان پیش نظر رکھیں کہ اگر دل میں سچ ہے تو جھوٹ ساتھ نہیں رہ سکتا۔ اگر انسان امانت دار ہے تو ناممکن ہے کہ خیانت بھی کرے۔ یہ آخری منزل ہے جس کی طرف ہمیں سفر کرنا ہے روزنامہ الفضل۔ یکم نومبر 1998ء

جان پہ جان وارتے جاؤ

جان پہ جان وارتے جاؤ
اچھے انسان وارتے جاؤ

ایک اک جان قرض ہے اس پر
اپنے خاقان وارتے جاؤ

یوں بھی پیاروں سے ہے جدا ہونا
یوں ہے آسان' وارتے جاؤ

کوکھ کے پھول تم نثار کرو
باپ کی آن وارتے جاؤ

یونہی سامانِ آشیاں ہو گا
اپنے سامان وارتے جاؤ

خواہشیں اس کے در پہ سب قرباں
اپنے ارمان وارتے جاؤ

اونچا رکھنا لوائے احمد کو
اور ہر شان وارتے جاؤ

طاہر عارف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

مکرم مقبول احمد صاحب ظفر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے عربی کے چالیس ہزار مادے سکھائے گئے ہیں

حضرت مسیح موعود کی عربی کتب کا تعارف

عربی زبان میں میرا کمال میرے رب کی طرف سے ایک نشان ہے

"البلاغ" (فریاد درد)

ایک عیسائی احمد شاہ کی 1897ء میں شائع ہونے والی کتاب "امہات المومنین" جس میں آنحضور ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کی شان میں سخت گستاخی کی گئی ہے' کا یہ کتاب رد ہے۔ اس کتاب میں اہل اسلام کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ بجائے لڑائی جھگڑے کرنے کی وہ علمی میدان میں عیسائیوں سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دیں۔ اس کتاب کا اکثر حصہ اردو میں ہے جب کہ آخری 25 صفحے عربی زبان میں تحریر ہیں۔

"نجم الھدیٰ"

149 صفحات پر مشتمل عربی فصاحت و بلاغت سے بھری ہوئی یہ کتاب حضور نے 25 نومبر 1898ء میں صرف ایک رات کے اندر اندر مکمل کر کے شائع کی۔ اصل کتاب حضور نے عربی میں لکھی اور اردو ترجمہ بھی خود کیا۔ کتاب کی تالیف کی غرض حضور نے یہ فرمائی کہ منکرین پر اتمام حجت ہو اور آپ غافل اور لاپرواہ لوگوں سے اظہار ہمدردی کریں کیونکہ آپ کی دعوت قبول کرنے میں ان کی ہی بھلائی ہے۔

اس کتاب میں حضور نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسمائے مبارکہ احمد اور محمد کی حقیقت نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے اور آپ کو کمالات کے لحاظ سے سب انبیاء سے بالاو برتر ثابت کیا ہے۔

"حقیقۃ المھدی"

21 فروری 1899ء میں یہ کتاب شائع ہوئی جس کا نصف الآخر عربی زبان میں ہے۔ اس کتاب میں حضور نے محمد حسین بٹالوی صاحب کے اس پروپیگنڈے کا رد کیا ہے کہ مرزا صاحب مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔

"خطبہ الہامیہ"

11- اپریل 1900ء کو عیدالاضحیٰ کے دن صبح کے وقت آپ کو الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ نیز یہ الہام ہوا کہ کلام افصحت من لدن رب کریم یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ دینے کے لئے حضور کھڑے ہوئے۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی یہ ڈیوٹی لگائی کہ وہ ایک ایک لفظ اس خطبے کا لکھتے جائیں اور ساتھ ہی انہیں فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں کیونکہ پھر یہ لفظ چلے جاتے ہیں۔

اڑتیس صفحات پر مشتمل یہ خطبہ یا عباد اللہ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اس خطبہ کے بارے میں حضور فرماتے ہیں:-

"اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی ہے اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی..... خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے۔"

اس کتاب کے پہلے باب میں جو سارا کا سارا الہام ہوا حضور نے قربانی کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان فرمایا ہے۔

پہلے باب کے بعد چار اور ابواب ہیں جو آپ نے بعد میں عربی زبان میں ہی تحریر فرمائے۔ جن میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے دعویٰ کے دلائل پیش کئے ہیں اور آخری باب سے قبل ایک قصیدہ بزبان عربی تحریر فرمایا ہے۔

"لجۃ النور"

عرب ممالک کے علماء و ابدال کے بارے میں آپ کی یہ بشارت دی گئی کہ وہ آپ کی تصدیق کریں گے چنانچہ آپ نے 1900ء میں 140 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ بصورت مکتوب علماء و صلحائے عرب پر اتمام حجت کی غرض سے تالیف کیا۔

اس کتاب میں آپ نے اپنے دعویٰ ماموریت کی صداقت میں ضرورت زمانہ کی دلیل پر بہت زور دیا ہے۔ ابتداء میں آپ کا ارادہ تھا کہ کئی ابواب میں اس کتاب کو شائع کریں لیکن دوسری مصروفیات کی وجہ سے آپ صرف ایک باب ہی لکھ سکے۔ یہ کتاب آپ کی وفات کے بعد فروری 1910ء میں شائع ہوئی۔

"اعجاز المسیح"

ایک مخالف نے اپنے ماننے والوں میں یہ مشہور کردیا تھا کہ وہ مرزا صاحب سے عربی زبان میں تفسیر لکھنے کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں لیکن مرزا صاحب مقابلہ میں شریک نہیں ہوتے۔ ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت کرنے کے لئے آپ نے 23 فروری 1901ء میں فصیح و بلیغ عربی زبان میں تفسیر سورۃ فاتحہ شائع کردی اور ان کو پانچ سو روپیہ انعام کے وعدہ کے ساتھ 70 دن کے اندر بزبان عربی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا اس کتاب کی عظمت کے بارہ میں آپ کو بشارت دی گئی تھی۔

"الھدیٰ والتبصرہ لمن یریٰ"

اعجاز المسیح کتاب آپ نے عرب سے شائع ہونے والے رسائل "المنار" "مناظر" اور "الھلال" کے مدیروں کو بھجوائی۔ مناظر اور الھلال کے مدیروں نے تو تعریف کی لیکن المنار کے مدیر الشیخ محمد رشید رضا نے کتاب کو صرفی نحوی غلطیوں سے پر اور عرب محاورات کے خلاف قرار دیا۔ چنانچہ ان اعتراضات کے رد کے لئے آپ نے 12 جون 1902ء کو یہ کتاب تالیف کی۔

"مواھب الرحمان"

طاعون کی وبا کے دوران آپ نے "الدار" کے رہنے والوں کو ٹیکہ لگوانے سے منع فرمایا جس پر مصر کے اخبار "اللواء" کے مدیر مصطفیٰ کمال پاشا نے اعتراض کیا کہ یہ ترک اسباب کیا گیا ہے جو کہ خلاف قرآن ہے چنانچہ اس اعتراض کا رد کرنے کے لئے آپ نے جنوری 1903ء میں 144 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شائع کردی۔

"علامات المقربین"

کتاب تذکرۃ الشہادتین کا دوسرا حصہ ایک عربی رسالے پر مشتمل ہے جس کا نام حضور نے "علامات المقربین" رکھا ہے۔ جس میں حضور نے حضرت میاں عبدالرحمان اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا ذکر کر کے جماعت کو نصیحت کی کہ یہ وقت دعا کا ہے اور آخر میں آپ نے مقربین اور خدا کے پیاروں کی علامات کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب 1903ء میں شائع ہوئی۔

سلسلہ تالیفات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

".... اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

(نزول المسیح' روحانی خزائن جلد نمبر 18 ص 403)

"اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیے گئے۔"

(فتح اسلام' روحانی خزائن جلد نمبر 3 ص 12' 11)

"اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو...... اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے' وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 38)

"اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 38)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سیرۃ الابدال"

21 صفحات پر مشتمل یہ مختصر کتاب عربی ادب کا عظیم شاہکار ہے۔ یہ عربی رسالہ علامات المقربین کا ہی تسلسل ہے۔ اس رسالہ میں حضور نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مصلحین اور مامورین کی صفات کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ میں ان صفات کا حامل ہوں۔ یہ کتاب 14 دسمبر 1903ء کو شائع ہوئی۔

"منن الرحمان"

اپریل 1895ء کے ابتدائی ایام میں آپ نے اس کتاب کو تیار کرنا شروع کیا اور مئی 1895ء میں ابھی کچھ باقی رہتا تھا کہ آپ نے اس کتاب کو مکمل کر لیا۔ اس طرح تقریباً ڈیڑھ ماہ کی محنت اور کوشش سے یہ کتاب تیار ہوئی اور وہ بھی سارا دن نہیں بالکل زیادہ سے زیادہ دن کا تیسرا یا چوتھا حصہ حضور اس کتاب کو دیتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر تمام روز محنت کی جاتی تو شاید ہفتہ عشرہ تک ہی یہ کام انجام تک پہنچ جاتا۔

اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کا یہ خیال تھا کہ یہ کتاب دسمبر 1895ء میں شائع ہو جائے گی اور رسالہ ضیاء الحق کو جو مئی 1895ء میں لکھا جا چکا تھا اس کا ایک حصہ بنایا جائے گا لیکن اخبار "نور افشاں" میں عبداللہ آتھم کی پیشگوئی سے متعلق بعض مضامین کی اشاعت کی وجہ سے ضیاء الحق کے چند نسخوں کا شائع کرنا آپ نے مناسب سمجھا۔ لیکن افسوس ہے کہ کتاب منن الرحمان ناتمام حالت میں رہ گئی اور اس کی اشاعت بھی حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد میں 1915ء میں ہوئی اور جس حالت میں یہ کتاب آپ کی موجودگی میں تھی اسی صورت میں شائع کر دی گئی۔

اس کتاب کی اشاعت تو ناتمام حالت ہی میں ہوئی لیکن حضور نے منن الرحمان ہی میں بڑے واضح طور پر تحریر کیا ہے کہ یہ کتاب قریباً ڈیڑھ ماہ کی محنت اور کوشش سے ہم نے تیار کی ہے۔ پس مسودے کی حد تک تو تمام کتاب پر کام ہو چکا تھا اور کتاب مکمل تھی لیکن اشاعت کے وقت کتاب کا کچھ حصہ مل نہیں سکا ہوگا اور اگر خدا کی تقدیر میں یہ ہوا تو آئندہ کسی وقت قادیان سے اس کتاب کے مسودے کے گم شدہ حصے مل سکتے ہیں۔

اس کتاب کو تالیف کرنے کی حضور کو تحریک کس طرح ہوئی اس کا ذکر حضور منن الرحمان ص180 تا 184 میں کرتے ہیں جس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

علماء کی غفلت اور دشمنان دین کی حق کو مٹانے کی مساعی کو دیکھ کر میرے دل میں بے قراری پیدا ہوئی اور قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی تب میں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور تضرع سے دعا کی میری مدد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو قبول فرمایا۔ سو ایک دن جب میں نہایت بے قراری کی حالت میں قرآن مجید کی آیات نہایت تدبر اور فکر اور غور سے پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے معرفت کی راہ دکھا دے اور ظالموں پر میری حجت پوری کرے تو قرآن شریف کی ایک آیت میری آنکھوں کے سامنے چمکی اور غور کے بعد میں نے اسے علوم کا خزانہ اور اسرار کا دفینہ پایا۔ میں خوش ہوا اور الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اس آیت کے متعلق مجھ پر کھولا گیا کہ یہ آیت عربی زبان کے فضائل پر دلالت کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ اور قرآن مجید تمام پہلی کتابوں کی ماں یعنی اصل ہے اور یہ کہ مکہ مکرمہ ام الارضین ہے۔

اس کے بعد آپ نے کتاب منن الرحمان لکھی اور اس کے متعلق یہ اشتہار دیا کہ ہم نے اس کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ انسانی بولیاں ایک منبع اور معدن سے نکلی ہیں اور وہ منبع اور معدن زبان عربی ہے اور یہ زبان الہامی ہے اور دنیا میں صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوا ہے۔

حضور نے اس کتاب کے تالیف کرنے کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہیں۔

(1) زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔
(2) عربی کا ام الالسنہ ہونا پایہ ثبوت پہنچانا۔
(3) عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت ہونے کے الہامی ثابت کرنا۔

اور ان تینوں اغراض کے پورا ہونے سے دین کو جو عظیم الشان فائدہ ہونا تھا اس کے بارے میں حضور فرماتے ہیں:۔

"اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق میں ڈگری ہو گئی تو صرف یہی ماننا نہیں پڑے گا کہ قرآن منجانب اللہ ہے بلکہ یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی ہے وہ صرف قرآن ہی ہے اور دوسری سب زبانیں اس کی طفیلی ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے ان تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر قوم آریہ میں جن کے زعم باطل میں یہ ہے کہ انہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے اور وہی نہایت کامل اور الہامی اور ام الالسنہ ہے۔ حالانکہ آج تک کوئی ایک شرتی وید کی بھی پیش نہیں کی گئی جس سے معلوم ہو کہ وید نے اپنے منہ سے ایسا دعویٰ بھی کیا ہو"

(منن الرحمان ص30)

حضور نے عربی زبان کی پانچ ایسی خصوصیات بیان کی ہیں جو اسے الہامی زبان ثابت کرنے پر قطعی دلیل ہیں۔ وہ پانچ خوبیاں یہ ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

(1) پہلی خوبی۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتوں کو مفردات پوری مدد دیتے ہیں اور دوسری لغات اس سے بے بہرہ ہیں۔

(2) دوسری خوبی۔ عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان اپنی اپنی وجہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں اور دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

(3) تیسری خوبی۔ عربی کا اطراد مواد الفاظ بھی پورا نظام رکھتا ہے اور اس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہیں ایک سلسلہ حکمیہ میں داخل کر کے ان کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کی کمال کے ساتھ دوسری زبانوں میں پائی نہیں جاتی۔

(4) چوتھی خوبی۔ عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں یعنی زبان عربی الف لام اور تنوینوں اور تقدیم تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں کئی فقروں کے جوڑنے کی محتاج ہوتی ہیں۔

(5) پانچویں خوبی۔ عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسائل ہیں۔

اس کتاب کے ابتدائی 18 صفحات اردو زبان میں ہیں۔ جن میں حضور نے اس تالیف کی غرض۔ عربی زبان کی خصوصیات اور خوبیاں اردو زبان میں بیان کی ہیں نیز 5000 روپے انعام کا اعلان ان سنسکرت دانوں وغیرہ کے لئے ہے جو اپنی زبان کی بھی ویسی ہی خوبیاں اور فضائل بیان کر سکیں جیسے حضور نے عربی زبان کی اس کتاب میں بیان فرمائے ہیں۔ علاوہ ازیں ان نو رفقاء کے نام درج کئے ہیں جنہوں نے تحقیق الالسنہ کے سلسلہ میں حضور کی خاص مدد فرمائی جن میں سے سرفہرست حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہیں۔

اس کے بعد کتاب کا عربی حصہ شروع ہوتا ہے جو ایک سو اشعار کے فصیح و بلیغ قصیدہ فی مدح خاتم النبیینؐ جو آپ نے دن کے آٹھ بجے لکھنا شروع کیا اور عصر سے پہلے پہلے لکھ لیا تھا اور ایک المقدمہ فی ذکر اسباب تالیف الکتاب پر مشتمل ہے جس میں آپ نے ادب کی ظاہری صناعی اور معنوی گہرائیوں سے بھرپور فصیح و بلیغ عربی زبان میں عربی زبان کی خصوصیات، اس کے ام الالسنہ ہونے پر دلائل دیئے ہیں اور عربی زبان کو مخزن دلائل نبوت قرار دیا۔ اور تمام قسم کی روحانی اور جسمانی ضروریات جن کا تعلق بیان اور قلبی کیفیات کے اظہار سے ہے ان کی متحمل اور ان کو پورا کرنے والی صرف ایک زبان کو قرار دیا ہے اور وہ عربی زبان ہے۔ فرمایا۔

حق بات یہ ہے کہ زبان عربی ایک دائرہ کی طرح ہماری تمام اغراض پر محیط ہے۔ اور تو زبان عربی اور صحیفہ فطرت کو ان دو آئینوں کی طرح پائے گا جو ایک دوسرے کے مقابل ہوں اور تو ایسا کوئی خلق نہیں پائے گا اور نہ کوئی ایسا عقیدہ اور نہ کوئی ایسی دعائیں اور نہ ایسی عبادتیں اور نہ ایسے جذبات اور نہ ایسی شہوات جن کے مقابل پر زبان عربی میں مفردات نہ پائے جائیں اور یہ کمال کسی غیر زبان میں تو ہرگز نہ پائے گا۔ سو تو اس بات کو آزما لے اگر تو اس حقیقت کو باور نہیں کرتا اور معاندوں کی طرح جلدی مت کر۔

حضور کو عربی پر یہ کمال کس طرح حاصل ہوا اس کے بارے میں حضور فرماتے ہیں۔

"دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ الفاظ میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں۔ تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیاری عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح لفظ ضفف ڈالا گیا جس کے معنی ہیں بسیاری عیال.... یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے الفاظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنی ہیں غم و غصہ سے چپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل پر وحی ہوئی کہ رجوم ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے۔

(ترجمہ از نزول المسیح ص 56-57)

کتاب عشق کا ایک ورق

حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک مبارک مکتوب کا ایک روح پرور اقتباس۔

"دنیا جلد تر آسمانی سلسلہ سے منہ پھیر لیتی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتی کہ ایک خدا ہے جو ایک خاک کی مٹھی کو سرسبز باغ کر سکتی ہے انسان میں خامی اور بے دلی صرف اس وقت تک رہتی ہے جب تک اس قادر کریم کا کوئی نمونہ نہیں دیکھا ہے۔ لیکن نمونہ دیکھنے کے بعد وہ قادر خدا اس شئی سے زیادہ پیارا ہو جاتا ہے جس کو طلب کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ خدا کو تمام چیزوں پر مقدم رکھ لیتا ہے اور پھر عمر بھر دوسری چیز کے ہونے نہ ہونے سے کبھی غم کرتا نہیں۔ کیونکہ اب وہ اپنے خدا کو ایک خزانہ جانتا ہے جس میں تمام جواہرات ہیں۔ اسی کے موافق مثنوی رومی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک عاشق تھا جو اپنے عشق میں نہایت بے تاب تھا

آخر ایک باخدا آیا اور اس کو مراد تک پہنچایا اور خدا کی طرف آنکھیں کھول دیں۔ تب وہ اپنے اس جھوٹے معشوق سے برگشتہ ہو گیا اور اس مرد خدا کا دامن پکڑ لیا۔"

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان قادیان، ستمبر 1907ء صفحہ 294، 295)

ہر اک عاشق نے ہے اک بت بنایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں ربّ البرایا
ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالاعلیٰ نجم الثاقب صاحب

بایو ٹیکنالوجی BIOTECHNOLOGY

ملکی و غیر ملکی اخبارات و رسائل میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ 21ویں صدی کی سائنس بایو ٹیکنالوجی ہے۔ لیکن آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ 21ویں صدی کی یہ سائنس زمانہ قبل مسیح میں بھی موجود تھی اور آج بھی ہمارے ملک کے ہر گھرانے میں استعمال ہو رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ بایو ٹیکنالوجی سے مراد ہے بیکٹریا وغیرہ یا اسی طرح کسی بھی زندہ چیز کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کرنا۔ اور ہم جب دودھ سے دہی بناتے ہیں تو "جاگ" میں موجود بیکٹیریا ہی اصل میں دہی بناتے ہیں۔ اور شاید اس طرح ہر پاکستانی یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ وہ "21ویں صدی کی سائنس" کے ساتھ 21ویں صدی میں داخل ہو گا! لیکن اب بات دہی بنانے سے بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ بایو ٹیکنالوجی میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

دو حصے

بایو ٹیکنالوجی کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک روایتی اور دوسری جدید۔ روایتی بایو ٹیکنالوجی میں زیادہ تر ایسی چیزیں تیار کی جاتی ہیں جو صدیوں سے بنائی جا رہی ہیں مثلاً دہی، پنیر، شراب، سرکہ اور خمیری روٹی (ڈبل روٹی) وغیرہ۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جو صدیوں سے استعمال ہو رہی ہیں لیکن بایو ٹیکنالوجی کے ذریعے انہیں زیادہ مقدار میں اور زیادہ صاف طریق پر بنایا جاتا ہے۔ یعنی یہ اشیاء اس طرح بنائی جاتی ہیں کہ ان کا ذائقہ عمدہ ہو اور دیر تک محفوظ رکھی جا سکیں۔

روایتی بایو ٹیکنالوجی کی ایک اور قسم جو کسی حد تک جدید بھی کہلا سکتی ہے اس میں مختلف چیزیں مثلاً اینٹی بایو ٹک ادویات وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ اینٹی بایو ٹک (Antibiotic) ادویات زیادہ تر ایسے بیکٹیریا اور فنجائی سے حاصل کی جاتی ہیں جو زمین میں موجود ہوتے ہیں۔ مٹی میں موجود بیکٹیریا اینٹی بایو ٹک مادے اس لئے بناتے ہیں کہ وہ دوسری قسم کے بیکٹیریا کو مار دیں اور یوں وہ خوراک پر قبضہ کر لیں۔ حضرت انسان کو جب معلوم ہوا کہ بیکٹیریا اور فنجائی ایسے اینٹی بایو ٹک مادے پیدا کرتے ہیں جو بہت سے بیکٹیریا مار سکتے ہیں تو اس نے بایو ٹیکنالوجی کے ذریعے یہ اینٹی بایو ٹک مادے حاصل کرنے کی ٹھان لی۔ اس مقصد کے لئے بڑے بڑے ڈرم (Fermenter) جن کی گنجائش ہزاروں لیٹر تک ہوتی ہے' استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان ڈرموں میں گلوکوز اور دیگر ضروری چیزیں جنہیں بیکٹیریا وغیرہ کھا سکیں پانی میں حل کر کے ڈال دی جاتی ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہمارا مقصد بیکٹیریا وغیرہ کو خوراک مہیا کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کی جاتی ہے کہ یہ خوراک سستے سے سستے ذریعے سے مل جائے۔

چنانچہ شوگر ملوں کے گنے کا چورہ اور ایسی بچی کھچی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں جو کم خرچ ہوں۔ اس طرح منافع بھی بڑھایا جا سکتا ہے اور اینٹی بایو ٹک دوا کی قیمت بھی کم کی جا سکتی ہے۔

ڈرموں میں خوراک ڈالنے کے بعد ان میں وہ بیکٹیریا وغیرہ داخل کر دیئے جاتے ہیں جن کی اینٹی بایو ٹک حاصل کرنا مقصود ہو۔ اس موقع پر انتہائی احتیاط کی جاتی ہے کہ غیر متعلقہ بیکٹیریا ڈرم میں داخل نہ ہوں۔ اس کے بعد ڈرموں کو مناسب درجہ حرارت پر ایک دو دن تک رکھا جاتا ہے جس کے دوران بیکٹیریا وغیرہ خوراک کھا کر تیزی سے بڑھتے ہیں۔ جب ڈرم میں خوراک کم پڑنے لگتی ہے تو بیکٹیریا قدرتی نظام کے تحت اینٹی بایو ٹک مادے پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں جو ڈرم میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ بعد ازاں یہی مادے علیحدہ کر لئے جاتے ہیں اور ضروری مراحل سے گزار کر مارکیٹ میں اینٹی بایو ٹک دوا کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔

غیر معمولی فوائد

ہم گوشت وغیرہ کھاتے ہیں تاکہ پروٹین اور دیگر غذائی ضروریات پوری ہو سکیں۔ گوشت ہمیں حاصل ہوتا ہے گائے بھینس بھیڑ بکریاں اور مرغیاں وغیرہ ذبح کر کے۔ ایک جانور ایک دن میں چند گرام پروٹین بناتا ہے لیکن بایو ٹیکنالوجی کے ذریعے تھوڑی سی جگہ پر ہم ایک دن میں کئی من پروٹین بنا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے فنجائی یا ییسٹ (Yeast) کو اسی طرح خوراک دے کر بڑھایا جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ جب بہت سی فنجائی یا Yeast بن جاتی ہے تو اسے اکٹھا کر لیا جاتا ہے اور بعد ازاں گوشت کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ہم خوردبینی کیڑوں (فنجائی اور ییسٹ وغیرہ) کو اپنی خوراک کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

لیکن اس خوراک کی خراب بات یہ ہے کہ اس کا ذائقہ کچھ اتنا اچھا نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں مختلف اشیا ڈال کر اسے خوش ذائقہ بنا لیا جاتا ہے۔ اس قسم کی خوراک کو Single Cell Protein کہتے ہیں۔ ویسے Yeast کھانا اتنا مشکل نہیں ہے کیونکہ ڈبل روٹی میں بھی یہ موجود ہوتی ہے۔ جو ہم اکثر کھاتے رہتے ہیں۔

بایو ٹیکنالوجی کے ذریعے کوڑا کرکٹ بھی ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کوڑے کو بڑے بڑے ٹینکوں میں ڈال کر مناسب مقدار میں پانی ملا دیتے ہیں۔ پھر ان ٹینکوں کو ہوا بند کر کے مناسب گرمی پہنچائی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں کوڑے میں موجود بیکٹریا اسے گلانا سڑانا شروع کر دیتے ہیں اور بہت سے زہریلے مادے ختم کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بایو گیس بھی بناتے ہیں جو جلانے کے کام آتی ہے۔ جب گلنے سڑنے کا عمل مکمل ہو جاتا ہے تو بچے کچھے مادے کو بطور کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ کوڑے کرکٹ میں آجکل مومی لفافوں کی کثرت ہوتی ہے جن کو قدرتی طور پر پائے جانے والے بیکٹیریا گلا نہیں سکتے اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسے بیکٹیریا بنا لئے جائیں جو مومی لفافوں کو بھی کھا سکیں۔

ماڈرن بایو ٹیکنالوجی

جدید بایو ٹیکنالوجی کو ہم جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) بھی کہہ سکتے ہیں۔ بعض لوگ نام سے دھوکہ کھا کر اسے انجینئرنگ کی ایک شاخ سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں انجینئرنگ سے اس کا براہ راست تعلق نہیں ہے۔ جینیٹک انجینئرنگ کا آغاز 1970ء کے بعد سے ہوا ہے۔ یہ دیکھنے سے پہلے کہ جینیٹک انجینئرنگ میں آجکل کیا کچھ ہو رہا ہے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس کی چند بنیادی باتوں کا علم ہو۔

دنیا میں تمام جانور اور پودے چھوٹے چھوٹے خلیات (Cells) سے مل کر بنے ہیں۔ ہر خلیہ کے اندر باریک باریک دھاگے (Chromosomes) ہوتے ہیں جو اس خلیہ میں ہونے والے تمام کاموں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ مثلاً جو خلئے انسولین بناتے ہیں (جو شوگر کو کنٹرول کرتی ہے) ان خلیوں کے اندر موجود دھاگے دراصل انسولین بنانے کا پیغام دیتے ہیں۔ اگر ہم اس دھاگے کو کسی اور خلیہ میں ڈال دیں تو وہ بھی انسولین بنانا شروع کر دے گا۔ بیکٹیریا یہاں بھی انسان کے کام آتا ہے۔ بیکٹیریا بھی ایک زندہ خلیہ ہوتا ہے۔ اگر ہم انسان کے خلیہ سے انسولین بنانے والا دھاگہ نکال کر بیکٹیریا میں ڈال دیں تو وہ بھی انسولین بنانا شروع کر دے گا۔ اب بیکٹیریا کو اگر مناسب خوراک اور ماحول دیا جائے تو وہ بڑی تیزی سے بڑھتے اور زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے ان بیکٹیریا کو بڑے بڑے ڈرموں (Fermenters) میں ڈال کر خوراک وغیرہ دی جاتی ہے اور بیکٹیریا ان ڈرموں میں انسولین بناتے رہتے ہیں جو بعد میں نکال کر شوگر کے مریضوں کے لئے بطور دوا مارکیٹ میں بھیج دی جاتی ہے۔

یہ طریقہ کار جس میں کسی زندہ چیز مثلاً انسان کے خلیہ کا دھاگہ کسی دوسرے خلیہ میں داخل کر دیا جاتا ہے جینیٹک انجینئرنگ کہلاتا ہے۔ بظاہر تو یہ بڑی آسان بات لگتی ہے کہ ایک خلیہ سے دھاگہ نکالا اور بیکٹیریا میں ڈال دیا اور وہ مطلوبہ شے بنانے لگے۔ لیکن حقیقتاً اس کام میں بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ بہرحال اس طریق سے انسولین کے علاوہ بعض اور دوائیں بھی بنائی جا رہی ہیں۔

جین تھراپی

اب جینیٹک انجینئرنگ ترقی کرتے کرتے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ سائنسدانوں نے سوچا کہ بعض بیماریاں اس وجہ سے بھی ہوتی ہیں کہ کسی انسان کے خلیوں میں موجود دھاگے صحیح کام نہیں کر رہے ہوتے تو کیوں نہ ان مریضوں کے خلیوں میں ایسے دھاگے داخل کر دیئے جائیں جو صحیح ہوں۔ چنانچہ اس پر بھی تجربات جاری ہیں اور اس طریقہ علاج کو جین تھراپی (Gene Therapy) کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ جینیٹک انجینئرنگ میں یہ بھی کیا گیا کہ پودوں کے بیج کے خلیوں میں ایسے دھاگے ڈال دیئے جو ایسے مادے پیدا کرتے ہیں جنہیں کھاتے ہی کیڑے مکوڑے مر جاتے ہیں چنانچہ اگر اس طریق کو کامیابی سے پھیلا دیا جائے تو کیڑے مار دواؤں کی ضرورت ختم ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ پودوں میں ایسے دھاگے بھی داخل کئے جا سکتے ہیں جن کی وجہ سے ان کے پھل زیادہ غذا والے ہو جائیں یا پھر یہ کہ وہ دیر تک رکھے جا سکیں اور خراب نہ ہوں۔

جینیٹک انجینئرنگ کی ایک دلچسپ صورتحال اس وقت سامنے آئی جب سائنسدانوں نے بعض بھیڑوں کے دودھ پیدا کرنے والے خلیوں میں بعض پروٹین بنانے والے دھاگے ڈال دیئے چنانچہ وہ پروٹین ان کے دودھ میں خود بخود بننا شروع ہو گئی۔

بعض خطرات

سائنسدانوں کے ان نت نئے تجربات پر اور جینیٹک انجینئرنگ کے مستقبل (Potential) کو دیکھتے ہوئے بعض خطرات بھی موجود ہیں۔ مثلاً یہ کہ کسی تجربہ میں ایسی صورتحال نہ پیدا ہو جائے کہ جسے ہم تو محفوظ سمجھ رہے ہیں مگر آئندہ وقت میں وہ نقصان دہ ہو جائے۔ بہرحال اس سلسلے میں کئی اصول و ضوابط اور قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ انسان کا قدم بہتری کی طرف ہی اٹھے۔ اس سلسلے میں حضور انور نے گزشتہ رمضان المبارک کے درس القرآن میں بھی ذکر فرمایا تھا اور کہا تھا کہ جینیٹک انجینئرنگ کو نیک نیتی سے بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہی استعمال کیا جانا چاہئے۔ اور اس معاملے میں خدا کی بنیادی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں کرنی چاہئے۔

ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے۔ اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔ اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے اور تلاوت کے وقت کچھ ترجمہ ضرور پڑھو۔ خالی تلاوت نہ کرو۔"

(خطبہ جمعہ 7۔ جولائی 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ہادی صاحب

ملیریا اور اس کا سدباب

ملیریا ایک متعدی مرض ہے جو مادہ مچھر کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ یہ مچھر ملیریا میں مبتلا مریض کا خون جذب کرکے تندرست انسان کے جسم میں منتقل کرتا ہے تو ملیریا کے جراثیم (Parasites) اس تندرست انسان کے جسم میں نشوونما پانے لگتے ہیں اور بڑی تیز رفتاری سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح مچھر کے کاٹنے کے چودہ روز بعد تندرست انسان ملیریا کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور بخار کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔

ملیریا کے ابتدائی اثرات

ابتداء میں ملیریا کے اثرات یوں محسوس ہوتے ہیں کہ جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ سر، کمر اور پنڈلیوں میں خفیف درد محسوس ہوتا ہے۔ کھانے پینے کے شوق میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور سستی اور تھکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مرحلہ پر اگر ملیریا کی تشخیص ہو جائے اور علاج شروع کر دیا جائے تو انسان بیماری سے بچ جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر مرض کی تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے اسپرین وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے وقتی طور پر کمزوری اور تھکاوٹ میں افاقہ ہو جاتا ہے مگر ملیریا کے جراثیم جسم میں بدستور بڑھتے جاتے ہیں۔

باری کا بخار

ملیریا کا بخار باری کا بخار کہلاتا ہے۔ یہ باری عموماً 12 گھنٹے یا 24 گھنٹے کی ہوتی ہے۔ یعنی بخار کا ہر حملہ 12 یا 24 گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ جب بخار چڑھنا شروع ہوتا ہے تو سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور پھر درجہ حرارت زیادہ ہو جاتا ہے۔ بخار کی شدت سے ملیریا کے اکثر جراثیم مرجاتے ہیں۔ اور ان کی تعداد کم رہ جاتی ہے۔ اس طرح بخار اترنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور 12 یا 24 گھنٹے تک درجہ حرارت بہت کم رہتا ہے۔ اس دوران جراثیم پھر بڑھنے لگتے ہیں اور ان کی تعداد پھر زیادہ ہو جانے پر بخار کا اگلا حملہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ عمل تقریباً ہر 12 یا 24 گھنٹے بعد ہوتا رہتا ہے۔

بخار کی شدت میں علاج

بخار کی شدت میں مریض کو دوا نہیں دینی چاہئے۔ درجہ حرارت گرانے کے لئے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں مریض کے بازوؤں اور پیشانی پر رکھنی چاہئیں اگر درجہ حرارت 106 ڈگری فارن ہائٹ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو مریض کے جسم پر ٹھنڈا پانی ڈالنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں بخار کی شدت کم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ شدید بخار نقصان دہ اثرات سے انسان کو مکمل صحت یابی سے محروم کر سکتا ہے۔

ملیریا کا ایلوپیتھک علاج

ایلوپیتھی میں ملیریا کا علاج عام طور پر کلوروکوینن سے کیا جاتا ہے۔ جو انتہائی موثر دواء ہے۔ ریسوچین یا نیواکوینن کی گولیاں بھی کلوروکوینن پر ہی مشتمل ہوتی ہیں۔ بڑوں کو 250 ملی گرام کی گولیاں اور چھوٹوں کو کم طاقت کی گولیاں دینی چاہئیں۔ ابتداء میں مریض کو چار گولیاں یکمشت دی جاتی ہیں۔ اس کے چھ گھنٹے بعد دو گولیاں اور اس کے چوبیس گھنٹے بعد دو گولیاں دی جاتی ہیں۔ پھر 24 گھنٹے بعد مزید دو گولیاں دینے سے 10 گولیوں کا کورس مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر کلوروکوینن مریض کو ناموافق ہو تو فینسی ڈار (Fansidar) کی تین گولیاں یکمشت لینا ملیریا کا متبادل علاج ہے۔ یہ ادویات مریض کو اس وقت لینی چاہئیں جب درجہ حرارت کم ہو یا بخار اترا ہوا ہو۔ ملیریا کے موسم میں ڈاراپرم Daraprim کی ایک گولی ہفتہ میں ایک بار کھانا احتیاطی تدبیر ہے۔

ملیریا کا ہومیوپیتھک علاج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" کی جلد اول میں صفحہ 323 پر تحریر فرماتے ہیں۔

"چائنا سنکونا بارک سے بنائی جاتی ہے جس سے پرانے زمانے کی کوینین بنتی تھی جو ملیریا کی سب سے چوٹی کی دواء سمجھی جاتی تھی۔ بعد میں اور بہت سی دوائیں ایجاد ہوئیں لیکن کوینین کا اپنا ہی مقام ہے۔ چائنا کو آرسنک سے ملا کر جو دوا تیار کی جاتی ہے اس کا نام چائنم آرس ہے...... چائنم آرس میں آرسینک اور چائنا دونوں ملیریا کی اہم دوائیں ہیں۔ آرسینک اگر بخار کی علامت شروع ہونے سے پہلے ایک ہزار کی طاقت میں دے دی جائے تو بسا اوقات ایک خوراک ہی بخار روکنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ آرنیکا کی اونچی طاقت بھی ملیریا کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنی چاہئے۔

ملیریا سے بچاؤ

ملیریا جیسی موذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے مچھر کی افزائش کو روکنا انتہائی ضروری ہے۔ جن ممالک میں صفائی کا معیار بلند ہے۔ وہاں ملیریا کا فقدان ہے۔ مچھر کی پیدائش کی روک تھام کی جائے اور صفائی کا خیال رکھا جائے تو ملیریا سے بچا جا سکتا ہے۔

میر غلام احمد نسیم صاحب امریکہ

چوہدری عبدالمجید صاحب

ہم پردیسیوں کے لئے روزنامہ الفضل نہایت ہی غنیمت ہے۔ اس کے ذریعہ دنیا جہاں کے احمدیوں کے بارے میں خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں حضور ایدہ اللہ کے خطبات اور علمی مضامین اس کے علاوہ ہیں۔ جوں ہی اخبار کا ہفتہ وار بنڈل موصول ہوتا ہے۔ سرسری نظر ڈالنے کے بعد "اعلانات و اطلاعات" کے صفحہ پر نظریں جم جاتی ہیں۔ بدیں وجہ کہ اس پر بیماروں کی شفایابی کی درخواستوں کے علاوہ نکاح اور شادی کی خبریں ہوتی ہیں اور سانحہ ارتحال کے زیر عنوان دنیا کی بے ثباتی کی یاد بھی تازہ ہوتی رہتی ہے۔ بیماروں کی شفاء کے لئے اور نئے رشتوں میں بندھنے والوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو دعا کی جاتی ہے اور دنیا سے رخصت ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کے علاوہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان کے پسماندگان سے تعزیت کی جاتی ہے۔

الفضل مورخہ 26 جنوری 99ء میں سانحہ ارتحال کے زیر عنوان چوہدری عبدالمجید صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ زیادہ تاسف اس لئے کہ ابھی چند ماہ ہوئے ان سے ربوہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ بالکل تندرست اور جوان لگ رہے تھے۔ کسی قسم کی بیماری وغیرہ کا نہ انہوں نے ذکر کیا اور نہ ہی ان کی صحت جسمانی اس قسم کی معلوم ہوئی۔ ہم نے خوشی خوشی ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا اور پیغامات کا تبادلہ کیا۔

چوہدری صاحب سے یاد اللہ تو کافی پرانی تھی۔ وہ 1934ء میں کتیالہ ضلع انبالہ میں پیدا ہوئے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد ان کا خاندان احمد نگر (نزد ربوہ) میں مقیم ہوا۔ ادھر جامعہ احمدیہ مع تمام رونقوں اور ہوسٹل کے ساتھ احمد نگر میں قائم ہوا۔ میں اس جامعہ کے ابتدائی درجوں میں زیر تعلیم تھا۔ گاؤں کا مختصر ماحول اور پھر جماعت کے مختصر گھرانے ہونے کی وجہ سے اکثر ایک دوسرے سے جان پہچان ہوتی ہے۔ اس طرح میری ان سے جان پہچان ہوئی لیکن مزید تعلقات اس وقت استوار ہوئے جب میں نیمبیا میں جماعتی خدمات بجالانے کے بعد 79ء کے وسط میں واپس ربوہ آیا۔

تجدید تعلقات

تجدید تعلقات کی وجہ یہ بنی کہ چوہدری صاحب کی بیٹی سلامت مجید جو اب خدا کے فضل سے ڈاکٹر ہے اور آجکل نیویارک امریکہ میں خلق خدا کی خدمت بجالا رہی ہے اور میری بیٹی ڈاکٹر امتہ الشکور جو آجکل خدا کے فضل سے احمدیہ میڈیکل سنٹر موروگورو، تنزانیہ میں خدمات بجالا رہی ہے، کو اکٹھے ہی فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں طبی تعلیم کے حصول کے لئے داخلہ ملا۔ اس تجدید تعلقات کی وجہ سے ہمیں ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور اس طرح کم و بیش گزشتہ 18 سال سے متواتر ایک دوسرے خاندان کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے رہے۔

اخلاق و عادات

چوہدری صاحب کی طبیعت میں نرمی اور دھیما پن نمایاں تھا۔ جب بھی ملتے بڑے اخلاق سے ملتے۔ کبھی مشورہ کرنا ہوتا تو ہمیشہ نرم اور سلجھے ہوئے الفاظ استعمال کرتے اور اگر مجھے کبھی کسی معاملہ میں مشورہ کی ضرورت ہوتی تو بات غور سے سنتے کچھ دیر سوچتے اور پھر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے۔ اور اگر کسی کام کی غرض سے ساتھ جانے کی ضرورت ہوتی اور سمجھتے کہ ان کا ساتھ جانا مفید ہوگا تو بغیر کسی تردد کے ساتھ ہو لیتے۔ ان کی رہائش ربوہ کے قریب ہی بطرف احمد نگر تھی جب بھی کوئی کام ہوتا یا کوئی ضرورت ہوتی تو بلاتکلف ان کے ہاں چلے جانے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہ ہوتی۔ گزشتہ ستمبر میں میرا پروگرام امریکہ آنے کا بنا۔ ملاقات ہوئی اور پھر ملنے کی دعا اور تمنا کے ساتھ ہم نے ایک دوسرے کو الوداع کیا لیکن کسے معلوم تھا کہ یہ ملاقات ہماری آخری ملاقات ثابت ہوگی۔ گو پردیس جانے والوں کو دھڑکا تو ہوتا ہے کہ شائد پھر ملاقات ہو کہ نہ ہو اور دونوں میں سے نہ جانے کس کی زندگی کی کس موڑ پر شام ہو جائے۔

خدمت سلسلہ

میٹرک پاس کرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ملازم ہو گئے اور چالیس برس سے زائد عرصہ زندگی جماعت کے دفاتر میں خدمات بجا لاتے گزاری۔ اور 31 مئی 95ء کو دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے ریٹائر ہوئے۔ جب بھی کبھی دفتر میں ان سے ملاقات ہوتی تو بڑے انہماک سے کام کرتے ہوئے پایا۔

تعلیم و تربیت اولاد

خوشگوار ازدواجی زندگی گزاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ بچوں سے نوازا۔ ایک بیٹا چند سال ہوئے وفات پا گیا تھا اس صدمہ پر بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ ان کی بیٹی سلامت مجید جو آجکل نیویارک میں ڈاکٹر ہیں کے بیان کے مطابق باوجود دیہاتی ماحول اور پس منظر کے بچوں کی تعلیم کا انہیں خیال رہتا اور ہمیشہ ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت کرتے اور اس کے لئے تگ و دو بھی کرتے اور تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے۔ ان کی اسی توجہ کا نتیجہ ہے کہ چار بیٹیوں میں سے دو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ایک ڈاکٹر ہے اور دوسری نے لائبریری سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ باقی بچے اگرچہ اعلیٰ تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل نہ کر سکے تاہم سب ہی تعلیم یافتہ ہیں۔ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا بھی بہت خیال رکھتے تھے بنیادی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعے کی تلقین کرتے رہتے۔ روحانی خزائن کاسیٹ گھر میں رکھا ہوا تھا۔ وقتاً فوقتاً خود بھی مطالعہ کرتے اور بچوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے۔ گھر میں پردے کا خاص اہتمام رہتا اور جب بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور کے تعلیمی اداروں میں داخلہ لینا پڑا تو ہمیشہ انہیں پردے کی پابندی کی تلقین کے ساتھ گھر سے رخصت کیا۔ جانے والے کی خوبیاں کہاں تک بیان ہو سکتی ہیں۔ ان کا احاطہ کرنا مشکل امر ہے۔ یہ چند باتیں یا چند یادیں اس غرض سے ضبط تحریر میں لائی جاتی ہیں کہ شائد پڑھنے والوں کے لئے کبھی سبق کا موجب ہوں۔ بہر کیف چوہدری عبدالمجید صاحب نے 20 دسمبر 98ء کو 63 سال کی عمر میں اجل کو لبیک کہا اور اپنے خاندان اور ملنے والوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

"بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 28- اپریل 1999ء

12-50 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن ناروے۔
1-10 a.m.	ہماری کائنات۔
1-40 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
2-45 a.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
3-15 a.m.	تقریر از حافظ مظفر احمد صاحب موضوع سیرت النبی ﷺ۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
5-00 a.m.	لقاء مع العرب
6-00 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
7-40 a.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
8-10 a.m.	تقریر از حافظ مظفر احمد صاحب۔
8-55 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
11-15 a.m.	سواحیلی سروس۔ خطبہ جمعہ 19-4-96
12-20 p.m.	ہماری کائنات۔
12-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
5-00 p.m.	تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ ربوہ 1956ء۔ از چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
6-20 p.m.	بنگالی سروس۔
7-20 p.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
8-50 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-30 p.m.	اردو کلاس
11-45 p.m.	لقاء مع العرب۔

جمعرات 29- اپریل 1999ء

12-50 a.m.	فرنچ پروگرام۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی زندگی۔
1-15 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-25 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ پیرہن۔
2-00 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-30 a.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب
6-05 a.m.	تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ ربوہ 1956ء
7-20 a.m.	اردو کلاس۔
8-30 a.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
9-00 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ ملفوظات۔ خبریں۔
10-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
11-05 a.m.	سندھی پروگرام۔
12-15 p.m	احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ پیرہن۔
12-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m.	عربی زبان سیکھئے۔
4-55 p.m.	فرام دی آرکائیوز۔ مجلس سوال وجواب۔ 85-12-13۔
5-50 p.m.	اردو ادب کا احمدیہ دبستان۔
6-25 p.m.	بنگالی سروس۔
7-15 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-30 p.m.	اردو کلاس۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (انسپکٹر وقف جدید) 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ:۔

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم ملک عطاء اللہ صاحب بشیر مرحوم کی بیٹی عزیزہ مکرمہ کوثر تعظیم صاحبہ زوجہ مکرم سید اقبال حسین صاحب مرحوم آف فیصل آباد بعمر 42 سال 8 ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 99-4-14 رات قریباً ساڑھے آٹھ بجے وفات پا گئیں۔

مرحومہ محترم میاں سلطان بخش صاحب مرحوم آف کلر کہار ضلع چکوال جو کلر کہار کی جماعت کے بانی اور صدر جماعت تھے کی پوتی، مکرم ملک منور احمد صاحب عارف جہلمی پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال رحمٰن کالونی ربوہ کی حقیقی بھتیجی اور مکرم ملک سلیم احمد صاحب طاہر سابق زعیم خدام الاحمدیہ دارالیمن وسطی کی سب سے بڑی بہن تھیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ اگلے روز 15- اپریل 99ء کو بیت الحمد گنبداں والی کے ملحقہ گراؤنڈ میں صبح 10 بجے مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب صدر محلہ دارالیمن وسطی نے پڑھائی۔

قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب زعیم انصاراللہ دارالیمن وسطی ربوہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جو غیر شادی شدہ ہیں۔ بڑی بیٹی پیدائشی طور پر کافی کمزور اور کچھ معذور بھی ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ لکھتے ہیں۔

ہمارے محلہ کے نہایت مخلص خادم دین و خادم خلق مکرم رانا وسیم احمد صاحب ابن ماسٹر خلیل احمد صاحب (مرحوم) آف مہدی محلہ گوجرہ حال دارالنصر غربی ربوہ بعمر تقریباً 45 سال اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مورخہ 99-4-16 رات ساڑھے دس بجے وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم 89-1988ء میں زعیم خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی رہے اور عرصہ پانچ سال سیکرٹری مال کے فرائض کی ذمہ داری نبھانے کی توفیق پائی۔ اس وقت بلا معاوضہ بیت المنعم (دارالنصر غربی (ب) ربوہ کی خدمت و نگرانی کے فرائض ادا کر رہے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے کی عمر پانچ سال ہے افسوسناک امر یہ ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم رانا جاوید احمد صاحب صرف ڈیڑھ ماہ پہلے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں۔

احباب دعا کریں خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب 6/41 نزد بیت السلام فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ بیگم برادرم مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی وکیل المال اول تحریک جدید عرصہ 8 سال سے برین ہیمبرج کی وجہ سے بیمار ہیں اور قومہ کی حالت میں ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا کریں۔ نیز خاکسار کا نظر اور مثانہ کا اپریشن 1992ء میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا لیکن بعد اپریشن مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ شدید قبض کے ساتھ انتڑیوں میں اور کمر میں درد رہتا ہے۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑا۔ نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ اپنے دورہ کے دوران سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

بقیہ صفحہ 8

ڈنڈے کھائیں گے

پیرپگاڑا نے کہا ہے کہ مال بنا کر پیٹ بھرنے والے اب ڈنڈے کھائیں گے۔ اور ہمارے کارکن گرمی میں درختوں کے سائے میں تماشا دیکھیں گے۔ جیالوں پر وقت آگیا ہے۔

ہنگاموں کا کوئی جواز نہیں

گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ عدالتی فیصلہ کے خلاف ہنگاموں کا کوئی جواز نہیں۔ پیپلز پارٹی والے فیصلہ کے خلاف اپیل کر رہے ہیں تو ان ہنگاموں کا کیا مطلب ہے۔ کیا یہ سپریم کورٹ کو دباؤ میں لانے کی کوشش نہیں۔

مستعفی ہونے کا اعلان

محترمہ بینظیر بھٹو کے خلاف فیصلہ پر احتجاج کرتے ہوئے بلدیہ عظمیٰ لاہور کے 30- کونسلروں نے مستعفی ہونیکا اعلان کر دیا ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا

احتساب بنچ کے فیصلہ کے خلاف پیپلز پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 22- اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ

23- اپریل- غروب آفتاب- 6-48

24- اپریل- طلوع فجر- 3-59

24- اپریل- طلوع آفتاب 5-28

عالمی خبریں

سیاستدانوں اور فوج میں ٹھن گئی

بھارتی سیاستدانوں اور فوج کے درمیان ٹھن گئی ہے ایک دوسرے پر الزامات عائد کئے جارہے ہیں فوج نے پیغام دیا ہے کہ سیاستدان دباؤ ڈالنا چھوڑ دیں ورنہ سخت ردعمل ہوگا۔ سابق وزیر اعظم دیوگوڑا کے جنرل مہتہ پر الزامات سے فوج میں میں سخت جذبات پائے جاتے ہیں فوج کے سربراہ جنرل دید پرکاش ملک نے صدر نارائن کو احتجاج کا خط لکھ دیا ہے۔ بھارتی چیف آف آرمی سٹاف نے کہا کہ ہمیں اپنے مفادات کے لئے سیاست میں گھسیٹا جارہا ہے۔

کوسووو میں ایٹمی گولیوں کا استعمال

نیٹو نے اعتراف کیا ہے کہ کوسوو میں سربوں کے خلاف ایٹمی گولیاں چلائی گئی ہیں۔ نیٹو نے کہا کہ یہ گولیاں عراق کے خلاف بھی چلائی گئی تھیں۔ یہ انسانی زندگی اور ماحول کے لئے نقصان دہ نہیں۔ جاپانی اخبار نے کہا ہے کہ یہ نقصان دہ ہیں۔

حکمران پارٹی کے ہیڈ کوارٹر پر بمباری

نیٹو کے طیاروں نے سربیا کی حکمران پارٹی کے ہیڈ کوارٹر پر بمباری کی۔ میزائل کے حملے سے کارخانہ تباہ ہوگیا۔ نوی ساد میں آخری پل بھی تباہ کر دیا گیا۔ پرسٹینا میں بھی بمباری ہوئی۔

مونٹی نیگرو میں بھی قتل عام

یوگوسلاویہ کے ایک حصے مونٹی نیگرو میں بھی سرب فوج نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے۔

حملوں کا ایک ماہ مکمل

سربیا پر نیٹو کے حملوں کا ایک مہینہ مکمل ہوگیا ہے اس وقت صورت حال یہ ہے کہ سربیا کے شہر اجڑ رہے ہیں دوسرے طرف سرب فوج مسلمان کا قتل عام کر رہی ہے۔ اور لاکھوں مسلمانوں مرد عورتیں بچے بوڑھے بے سروسامانی کے عالم میں گھر چھوڑ کر جانیں بچانے کے لئے ہمسایہ ممالک کو جاچکے ہیں اور جارہے ہیں۔ جبکہ سربوں کی ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ کہتے ہیں ہمارے پاس 20 لاکھ فوج ہے نیٹو کے دانت توڑ دیں گے۔ سردست سرب لیڈر ملاسوچ کے خلاف ہر حربہ ناکام ہوچکا ہے۔

جبرالٹر سے یورپ کو دوبارہ فتح کریں

جبرالٹر جہاں سے عربوں نے یورپ کی فتح کا آغاز کیا تھا اس نے ایک بار عربوں کو دعوت دی ہے کہ وہ جبرالٹر کو مالیاتی مرکز بنانے کے لئے یہاں سرمایہ کاری کریں اور یورپ کی منڈیاں فتح کریں۔ اس پیشکش کو مشتہر کرنے کے لئے بروشر شائع کئے گئے ہیں۔

یاسر عرفات مصر میں

فلسطینی لیڈر یاسر عرفات آزاد فلسطینی مملکت کے اعلان پر مذاکرات کے لئے مصر پہنچ گئے ہیں۔ یاسر عرفات مئی کے پہلے ہفتے میں آزاد فلسطین کے قیام کا اعلان کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے عالمی حمایت حاصل کرنے کے لئے دورے کررہے ہیں۔

نیٹو سربراہ کانفرنس

نیٹو کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے پر واشنگٹن میں نیٹو ممالک کی سربراہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے خیال ہے کہ اس کانفرنس کا اہم ترین مسئلہ کوسووو ہوگا جس میں یوگوسلاویہ کے بارے میں اہم فیصلے ہونگے۔ کانفرنس جمعہ سے واشنگٹن میں شروع ہو رہی ہے۔ بعض ممالک یوگوسلاویہ کی بحری ناکہ بندی کے حق میں نہیں ہیں۔

روس کی حمایت

روس نے آزاد فلسطین مملکت کے قیام کے لئے حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے اس بارے میں عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری کو خط بھجوا دیا ہے۔

37- ہزار افراد کے قتل کا الزام

ترکی کی حکومت نے کرد لیڈر عبداللہ اوجلان کے خلاف 37- ہزار افراد کے قتل کا استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ 135- صفحات پر مشتمل فرد جرم میں کرد لیڈر پر بغاوت کرکے خانہ جنگی کا الزام عائد کیا گیا ہے جس میں 37 ہزار افراد ہلاک ہوئے ان میں سے 20- ہزار علیحدگی پسند کرد ہیں۔ یہ سلسلہ جنوبی ترکی میں 1984ء سے جاری ہے۔

ملکی خبریں

الیکشن کمیشن میں طلبی

چیف الیکشن کمشنر جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے بینظیر بھٹو آصف علی زرداری اور استغاثہ کے وکیل کو 24- اپریل کی طلبی کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں تاکہ نااہلی کے ریفرنس کے فیصلے کے بعد حکومتی درخواست کے مطابق دونوں میاں بیوی کو پارلیمنٹ کی رکنیت سے نااہل قرار دینے کی کارروائی کی جاسکے۔ چیف الیکشن کمشنر نے کہا کہ حتمی فیصلے سے قبل دونوں فریقوں کا موقف سنا جائے گا۔

بینظیر کے وارنٹ گرفتاری

بینظیر بھٹو کے وارنٹ گرفتاری ہوم سیکرٹری کو مل گئے ہیں۔ یہ وارنٹ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے جاری کئے ہیں۔

ہائی کورٹ کا ازخود نوٹس

لاہور ہائی کورٹ نے ازخود نوٹس لینے کے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ٹریفک پولیس کے ہاتھوں تنگ آئے ہوئے شخص کا اپنے ہاتھوں اپنی بس نذر آتش کرنے کے واقعے کا نوٹس لیا ہے اور ایس پی ٹریفک لاہور، نیازی شہید چوک کے ڈیوٹی ٹریفک سارجنٹ اے ایس آئی اور ایس ایچ او تھانہ شفیق آباد کو ریکارڈ سمیت طلب کر لیا ہے۔ عدالت کے جج مسٹر جسٹس محمد نسیم چوہدری نے کہا ہے کہ اختیارات استعمال نہ کرنا فرض سے کوتاہی ہے۔ ظلم کا ہاتھ طاقت سے روکنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ عدالت نے آبپارہ اسلام آباد میں ایک شخص کی خودسوزی کے واقعہ کو بھی سنجیدگی سے لینے کی ہدایت کی ہے۔

اختلافات ختم ہوگئے

پاکستان اور روس نے ماضی کے اپنے اختلافات ختم کرنے کا اعلان کرکے نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ روس کے صدر یلسن اور وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوئی جس میں کھلے دل کے ساتھ تمام معاملات پر گفتگو کی گئی۔

مذہبی منافرت پھیلانے والے مسلمان نہیں

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ منبر پر بیٹھ کر مذہبی منافرت پھیلانے والے نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی پاکستانی ایسے مدرسوں کی ضرورت نہیں جو ناپختہ ذہنوں کو دہشت گردی کی تعلیم دیتے ہیں۔ مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو کالے چور والی سزا ملنی چاہئے۔

زیڈ اے سلہری انتقال کرگئے

ممتاز صحافی زیڈ اے سلہری لاہور میں وفات پاگئے ہیں۔ وہ طویل عرصہ "پاکستان ٹائمز" کے چیف ایڈیٹر رہے۔ اس سے پہلے وہ متعدد حکومتی عہدوں پر بھی فائز رہ چکے تھے۔ آجکل وہ انگریزی روزنامہ "نیوز" کے سینئر ایڈیٹر تھے۔

جاوید میانداد مستعفی

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور موجودہ کوچ جاوید میانداد نے وسیم اکرم اور دوسرے کھلاڑیوں کے ساتھ اختلافات کے باعث استعفیٰ دے دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق شارجہ کپ کے دوران ایک سنٹکار سے ملنے والی بھاری رقم اختلافات کا باعث بنی۔

9 اور 10- محرم کو سرکاری تعطیل

وفاقی اور چاروں صوبائی حکومتوں نے محرم الحرام کے سلسلہ میں 9 اور 10 محرم الحرام بمطابق 26- اور 27 اپریل کو عام تعطیلات کا اعلان کیا ہے۔

سیاسی فیصلوں کی کوئی عمر نہیں ہوتی

سینیٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ مار دھاڑ، جلسیں بھرنے یا توڑ پھوڑ کی ضرورت نہیں ہے۔ عدالتوں سے لئے گئے سیاسی فیصلوں کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ خود مر جاتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دکان 212361
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

برائے فروخت
ایک عدد موٹر سائیکل- ماڈل 87ء- ہنڈا 70
رابطہ- لکی ہیئر فیشن
فون 949- رحمت بازار ربوہ

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض بشمول شوگر دمہ- کینسر- بلڈ پریشر- تپ دق- السر ایگزیما- نرینہ اولاد- لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کروانے اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
فون 213207
3/38 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
ایچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گگی مارکیٹ نزد نامرد پلاٹ کلاتھ
نئی دنیا نئی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پیش کرتے ہیں ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ فون 045 24-510
فون شوروم پتوکی 04942-3171

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز۔ تجربہ کار اساتذہ اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر Network اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری۔ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے